السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

– وتر میں دعاء قنوت کب اور کس طرح پڑھنی چاہیے ؟ نیز کون سی دعا پڑھنی چاہیے ؟ ۔اللھم اھدنی الخ یا اللھم انا نستعینک الخ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازوتر میں دعاء قنوت رکوع سے پہلے قراءت کے بعد اور رکوع سے اسر اٹھانے کے بعد دونوں جائز ہے ۔ لیکن رکوع سے پہلے اولیٰ اور زیادہ بہتر ہے ۔ رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کے بارے میں متعدد روایتیں آتی ہیں اوران میں سے بعض صحیح اور معتبر ہیں اور رکوع کے بعد قنوت کے بارے میں صرف ایک مرفوع روایت مستدرک حاکم (3 172) اور سنن بیہقی (3 39) میں مروی ہے، لیکن اس روایت میں ''اِذا رفعت راسی ولم یبق الاالسجود،، کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں ۔ اسی لیے شافعیہ نے قنوت بعد الرکوع کے ثبوت کےلیے بعض صحابہ کے آثار اور قنوت نازلہ پر قیاس کا سہارا لیا ہے، تفصیل مرعاة 2 213 میں ملاحظہ کی جائیں ۔

رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ہو تو قراءۃ ختم کرنے بعد نیت باندھے ہوئے دعاء قنوت پڑھ لی جائے یا دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر قنوت پڑھی جائے، جیسے عام دعاؤں کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا پڑھی جاتی ہے ۔ اور اگر رکوع کے بعد قنوت پڑھنا ہو تو ہاتھ چھوڑے ہوئے یا دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر پڑھی جائے دونوں جائز ہے ۔

قنوت وتر میں مذکورہ دونوں دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے لیکن پہلی دعا یعنی اللھم اھدنی کا پڑھنا زیادہ بہتر ہے ۔ کیونکہ کہ اس دعا کی آنحضور ﷺ نے خود تلقین فرمائی اور اللھم انا نستعینک کا پڑھنا صرف بعض صحابہ یعنی : حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابن عمر اور حضرت عمر سے مروی ہے ۔ اور اس بارے میں جو مرفوع روایت آئی ہے وہ مرسل ہے ۔ تفصیل مرعاة 2 212 میں ملاحظہ کی جائے ۔ عبیداللہ رحمانی 6 ذوالقعدہ 1396ھ (محدث بنارس شیخ الحدیث نمبر)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 343

محدث فتویٰ